ولی فقیہ امام خمینیؒ اور اسلامی انقلاب کے اثرات

ڈاکٹر مظفر سلطان ترآبی اعظمی
لکچرر گورنمنٹ رضا انٹر کالج ،رامپور

تاریخ نہضت وعزیمت اور تحریک انقلاب واستقلال گواہ ہے کہ جو انقلاب جذباتی اور عصبانی نعروں اور تحریکوں کے ذریعے لائے گئے ان کے اثرات بھی وقتی ، عارضی اور محدود ثابت ہوئے۔ لیکن جو انقلاب ذہنی وفکری اور سماجی وسیاسی اور روحانی نہضت وبیداری کے نتیجے میں رونما ہوئے وہ دیرپا ، دور رس اور وسیع وعالمگیر اثرات ونتائج کے حامل رہے۔ کیونکہ انہوں نے سماج کے عوام وخواص کے ہر طبقے کو متاثر کیا اور نہ صرف اپنے ملک وملت بلکہ پوری دنیا میں تمام اقوام عالم اور انسانی برادری کے دل ودماغ اور قلب و ذہن پر بہت گہرے نقوش ثبت کئے۔ اور ملکی ومقامی حدود اور سرحدوں سے نکل کر عالمی اور بین الاقوامی سطح پر عوامی رائے عامہ کو ہموار اور ذہن وضمیر کو بیدار کرکے سماجی اور سیاسی بیداری کی تیز لہریں پیدا کردیں۔

تاریخ نہضت وعزیمت میں ایسے ، دیرپا ، دور رس اور عالمگیر انقلابات کی فہرست میں سب سے نمایاں طور پر ساتویں صدی عیسوی میں باطل کے خلاف پیغمبر اکرم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسلامی وانسانی ، روحانی وعرفانی ، ذہنی وفکری اور سماجی ومعاشرتی انقلاب نظر آتا ہے جو صرف تئیس سالہ قلیل مدت کی وسیع اخلاقی وروحانی تحریک کے ذریعے صبر وتحمل اور عزم واستقلال کے ساتھ لایا گیا تھا۔ اور جس کے وسیع اور عالمگیر اثرات اور دور رس نتائج آج بھی پوری دنیا اور خاص طور پر سے اخلاقی ومذہبی اور تہذیبی زوال وانحطاط سے دوچار اور انسانی اقدار وروایات کے اضمحلال میں گرفتار مغربی ملکوں اور یوروپی قوموں کے لئے امید کی کرن ثابت ہورہے ہیں۔ جس کے زیر اثر آج قرآن کریم کے اعلان کے مطابق مغربی قوموں کے لوگ گروہ در گروہ ، جوق در جوق اور فوج در فوج اللہ کے دین میں داخل ہورہے ہیں۔

دوسرا سب سے زیادہ دیرپا ، دور رس ، زود اثر اور وسیع وعالمگیر انقلاب ۶۱ھ میں یزیدی طاغوت کے فسق وفجور ،ظلم وستم ،جبر وتشدد ، کبر ونخوت اور استکبار و استبداد کے خلاف میدان کربلا اور

دشت نینوا میں نواسۂ رسولؐ محسن انسانیت ، محافظ شریعت شہید اعظم حضرت امام حسین علیہ السلام کا برپا کیا گیا حسینی انقلاب ہے جو تاریخ انقلاب و استقلال اور دنیائے نہضت وعزیمت وحریت میں خون کی دھار سے صحرائے کربلا کے سینے پر ،گلوئے بریدہ کے خونین قلم سے اوراق تاریخ پر زرّین، الفاظ اورسنہرے حروف میں صفحۂ کائنات پر ،شفق کی سرخی سے پیشانیٔ فلک پر اور نورعقیدت ومحبت سے قلب انسانیت وبشریت اور ذہن اقوام عالم واولاد آدم پر لکھا گیا ہے۔جس کے دور رس اور دیرپا اثرات اور وسیع وعالمگیر نتائج آج بھی ہر سال ماہ محرم اور ایاّم عزا میں پوری دنیا میں ہر مذہب وملّت اورقوم قبیلہ یہاں تک کہ دور دراز علاقوں اور دور افتادہ خطوں کے صحراؤں اور پہاڑوں میں رہنے بسنے والی قبائلی قوموں میں بھی مراسم وعزاداری وتعزیہ داری کی شکل میں دیکھے جاسکتے ہیں جو ایک مظلوم غریب الوطن مسافر کے ذریعے صبرو ثبات ،عزم واستقامت اورنہضت وعزیمت کے ساتھ عظمت انسانیت اورعزت وناموس بشریت کے تحفظ کے لئے پیش کی گئی عظیم الشان قربانی کی یاد اور یادگار کے طور پر منائے جاتے ہیں۔

تیسرا نہایت دیرپا، دور رس اور وسیع وعالمگیراثرات ونتائج کا حامل بیسویں صدی کے نصف آخر اور آٹھویں دہائی میں ایران میں وہاں کے روحانی پیشوا، رہبر عالی قدر ، قائد انقلاب ، بانیٔ جمہوری اسلامی ایران ولیٔ فقیہ حضرت آیت اللہ خمینیؒ کے ذریعے امریکہ واسرائیل کے صہیونی استکبار اور سامراجی استعمار کے آلہ کار وپہریدار شاہ ایران محمد رضا شاہ پہلوی کے زیر اقتدار پہلوی حکومت کے ڈھائی ہزار سالہ جابرانہ وجنایت کارانہ شاہی دور اقتدار کے خلاف برپا کیا گیا اسلامی انقلاب ہے۔ یہ اتنا عظیم انقلاب تھا جس کے وسیع، دور رس اور گہرے اثرات ونتائج پوری دنیا کی عالمی اور بین الاقوامی سیاست پر آج بھی برابر مرتب ہورہے ہیں۔ اس انقلاب کے شروع میں دنیا یہ سمجھ رہی تھی کہ ایران کا یہ اسلامی انقلاب صرف وہاں کی ڈھائی ہزار سالہ پہلوی حکومت کے شاہی اورشہنشاہی نظام اورشخصی اقتدار کے خلاف اورشاہ ایران محمد رضا شاہ پہلوی کے جبرواکراہ اورظلم واستکبار نیز مذہب بیزار طریقۂ کار ردّعمل کے طور پر رونما ہونے والا ایک معمولی سا ملکی اور مقامی سطح کا محدود ومذہبی اور سماجی واصلاحی انقلاب ہے جو وہاں کے اصلاح طلب عوام کے غم وغصہ اورغیض وغضب کے اظہار کی شکل میں پھوٹ پڑا ہے۔مگر اس حقیقت کو سمجھنے میں عالمی برادری کو زیادہ دیر نہیں لگی کہ یہ ایک ایسا سیاسی وسماجی اورفوجی ونظامی انقلاب ہے جس نے پوری دنیا کی بین الاقوامی سیاست کو بڑی شدت

وجدّت کے ساتھ متاثر کیا ہے۔ جیسا کہ مولانا رئیس احمد جارچوی اپنے موقر ماہنامہ ’’ناصر‘‘ کے ’’مجدد ملت نمبر‘‘ کے اداریہ میں اظہار خیال کرتے ہیں کہ

’’ ایران کلا اسلامی انقلاب دنیا کی سیاست پر اسقدر اثر انداز ہوا کہ عالمی سطح پر رگ سیاست پھڑک گئی اور کمزور طبقہ میں قوت احساس نے انگڑائیاں لینی شروع کردیں اور دیکھتے دیکھتے شعوری یا لاشعوری طور پر پوری دنیااس کی لپیٹ میں آگئی اس سے پہلے بھی دنیا میں انقلابات آئے ہیں، اس کے مثبت یامنفی اثرات اس ملک وقوم تک محدود رہے زیادہ سے زیادہ قرب وجوار میں وقتی طور پر ان کا اثر رہا لیکن ایرانی انقلاب کے اثرات مثبت انداز میں پوری دنیا پر مرتب ہوئے۔جس کی بنا پر دنیا پہ حکومت کرنے والی طاقتوں کا سیاسی جغرافیہ بھی بدلا اور اخلاقیات میں بھی نمایاں تبدیلی ہوئی۔عوام میں سیاسی بیداری اور طاقت کا احساس انقلاب اسلامی کی دین ہے۔[۱]

رہبر عالی قدر،قائد انقلاب اسلامی حضرت آیت اللہ خمینیؒ کے زیر قیادت اس روحانی وعرفانی، دینی وآئینی ،سیاسی وسماجی اورفکری واخلاقی انقلاب نے عالمی پیمانے پر دنیا کی بے ضمیر و بے مروت جابر وقاہر طاغوتی طاقتوں کے مقابلے میں انسانی ذہن وضمیر میں وطن دوستی اور ملت پرستی کا ایسا جوش وجذبہ پیدا کردیا جس نے ہرقوم وملّت کے افراد میں اپنے حقوق وفرائض کی ساخت وشناخت کے شعور و ادراک کو بیدار کر کے خود ساختہ اور نام نہاد بڑی طاقتوں اور سپر پاور کے اظہار برتری کے لئے ان کے جابرانہ ومستکبرانہ استیصالی واستحصالی مقاصد و اہداف اور مفادات کے پنجوں اورشکنجوں میں جکڑی ہوئی پست اور پامال وبدحال قوموں اور مستضعف ملتوں میں احساس محرومیت کے بجائے شعورحریت کو از سرنوزندہ کرنے میں بہت اہم کردار ادا کیا۔ چنانچہ مفکر معاصر مولانا محمد جابر جوراسی اپنے مضمون میں لکھتے ہیں کہ

’’ چودھویں صدی کے آغاز سے قبل ایک اسّی سالہ عمر میں ضعیف مگر عزم میں قوی عالم دین کی سالہا سال کی کاوشیں رنگ لائیں اور ایران میں اسلامی انقلاب کی حریت آمیز کامیابی نے پوری دنیا کی توجہ اپنی طرف مبذول کرلی۔ یہ انقلاب صرف سرحدوں میں محدود انقلاب نہ تھا بلکہ فکری انقلاب تھا

جو ولولہ انگیز قیادت کے سبب کامیاب ہوا تھا۔ اور اس انقلاب نے آناً فاناً پوری دنیا کو اپنے زیر اثر لے لیا۔ مسلمانوں میں خود اعتمادی پیدا ہوئی۔ دنیا کی دیگر قوموں کے دبے کچلے عوام احساس کمتری کے چنگل سے آزاد ہوئے اور مطلع عالم پر ایک نئی صبح کی پو پھٹنے لگی۔ اپنے حقوق کی پامالی کی حیثیت سے چونکہ مسلمان دنیا کے سب سے زیادہ مظلوم قوم ہیں لہٰذا ان کی ایک بڑی تعداد بے سروسامانی کے باوجود اس طرح آقائے خمینیؒ کی آواز بن گئی کہ دنیا کی نام نہاد بڑی طاقتیں بدحواس نظر آنے لگیں۔[۲]''

رہبر عالی قدر، قائد انقلاب اسلامی حضرت آیت اللہ خمینیؒ کی مجاہدانہ وسرفروشانہ اور فداکارانہ قیادت میں برپا کیا گیا انقلاب کسی خاص خطّہ وعلاقہ تک محدود یا کسی مخصوص قوم وملّت سے مربوط ومنسوب نہیں ہے بلکہ ایران وملت ایران کے غدّار، اسرائیل وامریکہ کے نمک خوار اور طاغوتی طاقتوں اور سامراجی قوتوں کے مذموم مقاصد ومفادات کے پاسدار شاہ ایران محمد رضا شاہ پہلوی کے حوالے سے ساری دنیا کی ظالم فسطائی جماعتوں اور غاصب صہیونی تنظیموں کے خلاف ایک ایسا عالمی پیام اور بین الاقوامی پیغام ہے جس نے مظلوم ومستضعف قوموں اور ملّتوں کو دنیا کے ہر ظالم وجابر حکمراں کے خلاف قیام واستقلال اور نہضت وعزیمت واستقامت کا حوصلہ عطا کیا ہے۔ اس لئے اس کا اثر پوری دنیا میں ہر ملک وملت اور قوم وجماعت کی آنے والی نسلوں میں بھی آئندہ ہمیشہ باقی وبرقرار رہے گا۔ ایران میں انقلاب اسلامی کی باوقار اور شاندار کامیابی کے بعد بھی قائد انقلاب کے انقلاب آفریں اعلانات وپیغامات موقع بہ موقع اور وقتاً فوقتاً خاص طور سے امت مسلمہ اور ملّت اسلامیہ کے نام برابر جاری رہے اور ان کے حوالے سے آپ بین الاقوامی برادری کو بھی ہوشیار وخبردار اور بیدار کرتے رہے۔ چنانچہ حجاج بیت اللہ الحرام کے نام اپنے پیغام میں فرماتے ہیں کہ

''دوسرے تمام مسائل میں سے جو دنیا کے مستضعف اور مسلمان افراد کے لئے ظالم استحصالی نظام اور دنیا کے امپیریسلیسٹوں کے خلاف انقلاب برپا کرنے کے لئے ضروری یہ ہے کہ عام طور پر یہ ظالم طاقتیں رعب یادھمکی یا اپنے پروپگنڈوں یا اپنے علاقائی غدّاروں کے ذریعے اپنے ناپاک مقاصد دوسرے ملکوں میں نافذ کرتے ہیں۔ لیکن اگر یہ کمزور قومیں ہوشیاری اور

اتحاد کے ساتھ مقابلے پر ڈٹ جائیں تو وہ ہرگز اپنے مقاصد کو ان ملکوں میں نافذ اور جاری نہ کرسکیں گے ۔اس دعوے کی بہت زیادہ دلیلیں موجود ہیں اور ان میں سے بہترین دلیل اس علاقے کے ملکوں یعنی ایران اور افغانستان میں مداخلت ہے۔ جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ ایران دست بستہ امریکہ کا غلام تھا اور اسی طرح ایران امریکہ کی فوجی چھاؤنی بن چکا تھا۔ اس کی فوج بھی امریکی مشاورین کے ہاتھ میں تھی اور ثقافت بھی شاہ کے نوکروں، چاکروں، وظیفہ خواروں پر مشتمل حکومت اور پارلیمنٹ کے ہاتھ میں تھی، ملکی اقتصاد بھی امریکہ سے وابستہ تھا اور معزول ومعدوم شاہ اس علاقے میں امریکہ کا سب سے بڑا تھانیدار بن چکا تھا۔ اس کے حامی اور پشت پناہ امریکہ اور اس سے وابستہ دوسرے ممالک تھے۔ شاہ فوجی سازو سامان کے لحاظ سے بھی بہت طاقتور تھا۔ ان تمام چیزوں کے باوجود ایران کی عظیم الشان قوم نے جس کے پاس نہ تو فوجی سازوسامان تھا اور نہ اس کی کسی قسم کی فوجی ٹریننگ ہی حاصل تھی، اپنے خالی ہاتھ مضبوط ایمان پختہ ارادے ، خداوند تعالیٰ پر بھروسے اور اپنی ذات پر اعتماد کے ساتھ ، جس کی تعلیم اس نے اسلام سے حاصل کی تھی، بہت کم مدت میں معجزانہ طور پر مغرب زدہ افراد کے ان خیال اور خودساختہ بتوں کو چکنا چور کردیا ور دوہزار پانچ سو سالہ ظلم وستم کو نابود کردیا۔ اس طرح تاریخ سازبت تراش طاقتوں کو حرف غلط کی طرح مٹادیا۔ افغانستان پر روس کے بزدلانہ حملے اور اسکی طاقتور غاصب اور جارح فوج اور اسی طرح اس ملک کے غدار سیاسی جماعت کو مسلمانوں نے اپنے خداوند تعالیٰ کے بھروسے کے ساتھ تہس نہس کردیا''۔[۳۳]

اس سلسلے میں آپ نے دوسرے تمام مسلم ملکوں اور اسلامی ریاستوں کے ساتھ بھی اظہار یکجہتی وہماہنگی فرماتے ہوئے اور ایران کی غیور وباشعور قوم کے اس قائدانہ ومجاہدانہ قیام واقدام اور قوم پرستانہ وملت پسندانہ جذبۂ ایثار واستقلال سے درسِ تحریک وعمل لینے کے لئے دعوت عزم واستقامت دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

"ہم تمام اسلامی ممالک کو اپنا سمجھتے ہیں، تمام اسلامی ممالک اپنی جگہ رہیں ہم چاہتے ہیں کہ جو کچھ ایران میں رونما ہوا اور انہوں نے خود کو بڑی طاقتوں سے الگ کرلیا اور اپنے معدنی ذخیروں کو ان کے ہاتھوں سے محفوظ کرلیا یہ تمام قوموں اور تمام ملکوں میں ہوجائے یہی ہماری آرزو ہے۔"[۴]

رہبر عالی قدر، قائد انقلاب اسلامی کے اس فرمان کی روشنی میں ہم بآسانی فیصلہ کرسکتے ہیں کہ ایران کا یہ اسلامی انقلاب کسی مغربی بلاک یا مشرقی لابی سے وابستہ کسی "ازم" سے متاثر ومتعلق انقلاب نہیں ہے بلکہ پورے انسانی سماج کی سربلندی و سرفرازی اور بشری معاشرے کی عزت ووقار کی آبرو مندانہ حفاظت کے لئے نعرۂ اللہ اکبر کی طاغوت شکن اور باطل شگاف صداؤں کے ساتھ عظمت انسانیت کے پاسبان اور ناموس بشریت کے نگہبان پسماندہ اور درماندہ افراد کے محرک ومحافظ ایک بوریہ نشین مخلص ومہربان ولیٔ فقیہ اورمرجع تقلید کی روحانی طاقت اورعرفانی قوت کے ذریعے لایا گیا انقلاب ہے جس کا اثر قومی حدوں اورملکی سرحدوں سے گذرکر انسانیت کی روح کی گہرائیوں اور بشریت کے ضمیر کی وسعتوں تک نفوذ اور سرایت کرگیا ہے۔ جیسا کہ نجم الواعظین مولانا ابن علی واعظ کا دعویٰ ہے کہ

"حضرت امام خمینی رضوان اللہ تعالی علیہ کا زمان ومکان کی حدود میں نہ سمانیوالا ابدی پیغام یہی تھا کہ کسی بڑی طاقت سے خوف نہ کروچاہے وہ طاقت شرقی ہویا غربی، کیونکہ بڑی طاقت بس خدا کی ہے۔ اللہ اکبر کا نعرہ جو باربار مسلمان کی زبان پرروزانہ آتا ہے یہی بتاتا ہے۔"[۵]

اس سلسلے میں خود امام انقلاب نے بھی تذکر کے ساتھ نصیحت ووصیت کرتے ہوئے کمزور اور مظلوم قوموں کی حوصلہ مندی کے لئے اس طرح ہمت افزائی فرمائی ہے۔

"جس مسئلہ کی میں تاکیداً آپ سے یاددہانی کرنا چاہتاہوں وہ یہ ہے کہ آپ اس بات کو اپنے دماغ سے نکال دیں کہ بڑی طاقتوں سے مقابلہ نہیں کیاجاسکتا، اگرآپ چاہیں تو ایسا کرسکتے ہیں کیونکہ آپ کا ناصر ومددگار خدا ہے۔[۶]

قائد انقلاب اسلامی اور رہبر استقلال وآزادی کی جرأت آمیز وحوصلہ انگیز پرجوش صدائے انقلاب کے لب ولہجے کی جھنکار اور انقلابی نعروں کی للکار نے جہاں ظلم کے ایوانوں میں زلزلے

پیدا کرکے عالمی استکبار کی آنکھوں کی نیند اڑا کر ان کے عیش وآرام کو حرام کردیا وہیں استعماری طاقتوں کے توسیع پسندانہ عزائم کو خاک میں ملا کر ان کے جارحانہ وغاصبانہ منصوبوں کو بھی ناکام کردیا اور مظلوم قوموں کو خوف وہراس اور دہشت ووحشت میں مبتلا کردینے والی نام نہاد خود ساختہ بڑی طاقتوں کو چلینج کرتے ہوئے بہت ہی بے باک اندازو واشگاف الفاظ میں اعلان کرکے انہیں دہشت زدہ وحواس باختہ کردیا کہ

''میں بڑی وضاحت کے ساتھ دنیا والوں کے سامنے یہ اعلان کئے دیتاہوں کہ اگر انسانیت کا خون کرنے والی طاقتیں ہمارے دین کی مخالفت پر آمادہ ہوں گی تو ہم ان طاقتوں کا منہ توڑ جواب دینے کے لئے اٹھ کھڑے ہوں گے اور ان کو پوری طرح نیست ونابود کردیں گے۔ ے''

ایران کے اسلامی انقلاب کے قائد نقیب حریت آیت اللہ خمینیؒ کی جرأت آمیز قیادت کے نتیجے میں رونما ہونے والے اس منفرد انقلاب کے حوصلہ وولولہ انگیز آفاقی اثرات اس بات کی بیّن دلیل ہیں کہ یہ انقلاب کسی اقتدار پسند ومفاد پرست ، خودغرض ومصلحت کوش ابن الوقت ''لیڈر'' کی موقع پرست اور مصلحت پسند سیاست کا نتیجہ نہیں ہے بلکہ الٰہی ملکیت اور خدائی حکمت وحاکمیت کی نیابت ونمائندگی کے لئے منتخب '' صائناً لنفسه ، محافظاً لدينه ، خالفاًلهواه مطيعاً لامره مولاه '' یعنی اپنے نفس کو برائیوں سے محفوظ رکھنے والا، اپنے دین کی حفاظت کرنے والا، اپنی خواہش نفس اور ہواوہوس کی مخالفت کرنے والا ، اپنے مالک ومولا اللہ تعالیٰ کی طاعت واطاعت کرنیوالا) جیسے ملکوتی صفات وکمالات، اوصاف وخصائل اور سیرت وکردار کے حامل نائب نبی و امام ولی فقیہ کی بے لوث وبے غرض پاکیزہ قیادت اور سالک فی سبیل اللہ عارف کی صالح رہبری ورہنمائی کا ثمرہ ہے۔ اور دین اسلام کے الٰہی آئین کے بنیادی اصول'' الطّاعة للخالق والشّفقة على المخلوق '' یعنی خالق کی طاعت وعبادت اور مخلوق پر شفقت ومحبت کے خالق پرست ومخلوق پرور نظام وانتظام کے قیام استحکام کے لئے برپا کیا گیا ہے، چنانچہ مولانا رئیس احمد جارچوی لکھتے ہیں کہ

''آیت اللہ خمینیؒ کا کارنامہ یہی ہے کہ انہوں نے صرف نظام حکومت کو ہی منقلب نہیں کیا بلکہ ایرانی عوام کی روح تک اس انقلاب کو پہونچادیا۔ اس لئے کہ یہ انقلاب تنہا ایک سیاسی مدبر کے ذریعے ظہور پذیر نہیں

ہوا بلکہ ایک ایسے فقیر کے ذریعے رونما ہوا جس نے بہت قریب سے رسولؐ اور آل رسولؐ کی سیرت کا مطالعہ کیا اور مصطفوی تدبر کو اپنی ذات میں پیوست کرلیا تھا۔ ان کے پیش نظر دین کی باریکیاں بھی تھیں اور اسلام سے نزدیکیاں بھی۔ اسلام کے اعلیٰ اصولوں کے تحت انقلاب برپا ہوا تو بالکل فطری انقلاب تھا اس لئے بشری فطرت کے ساتھ چلا بھی اور باقی بھی رہا۔ آج پوری دنیا میں اسلام اگر کہیں اپنے قوانین اور اصولوں کے ساتھ باقی ہے تو وہ ایران ہے۔ ۸؎''

ایران کے اس انسانیت نواز اسلامی انقلاب کے خوش آئند اثرات کے نتیجے میں دنیا آج حال کے آئینے میں عالمی برادری اور اسلامی امت کے حال و مستقبل کے اس منظر وپس منظر کو دیکھ رہی ہے کہ ایک طرف تو ایران تمام اسلام دشمن اور انسانیت بیزار خونخوار مغربی طاقتوں اور طاغوتی قوتوں کے مقابلے میں ایک آزاد وخودمختاراورخوددار وباوقار ملک کی حیثیت سے اپنی خودداری وخود اعتمادی کے ساتھ پوری آن بان شان سے سینہ تان کر کھڑا ہے اور ان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر ان سے انہیں کی زبان میں بات کررہاہے اور اس کی خود داری وخود اعتمادی اور آزادی وخود مختاری سے حوصلہ پاکر بڑی طاقتوں کے جبروقہر اور اجبار واستکبار کی شکار دوسری قومیں اورملّتیں بھی خود داری وخود اعتمادی کے ساتھ ان سے آنکھیں ملاکر بات کرنے کی ہمت وجرأت کرنے لگی ہیں اور مختلف ملکوں میں وہاں کے اہل اقتدار کے غلام نماعوام میں شخصی وخاندانی اور شاہی شاہنشاہی حکومت سے نجات حاصل کرنے کا جذبہ بیدار ہوچکا ہے اور آزادی خواہی واستقلال طلبی کی تحریکیں شروع بھی ہورہی ہیں اورکامیاب بھی ہورہی ہیں۔دوسری طرف استکبار پرست اور استعمار پسند مغربی ملکوں اور یوروپی ریاستوں کی طاغوتی طاقتوں کوبھی یہ احساس ہوگیا ہے کہ ان کی استکباری سازشوں اور استعماری منصوبوں کا زوال شروع ہوچکا ہے اور اب ان کا خاتمہ بہت قریب ہے۔ اس سلسلے میں محقق شہیر مولانا حسن عباس فطرتؔ رقم طراز ہیں کہ

''آج جب اسلامی ایران تمام استکباری لوگوں کے سامنے بے خوف وبے اندیشہ ہوکر ڈٹاہوا ہے۔ امریکہ اور یورپ کے بنائے ہوئے شکنجوں سے بے نیاز ہے استعمار کوترکی بہ ترکی جواب دیتاہے۔ مادی وروحانی ترقی میں سب سے اعلیٰ درجہ پر فائز ہے مظلولوں کی حمایت پر کمر بستہ ہے۔ اسلامی ممالک میں اُبال آیا ہوا ہے۔ امریکہ ویورپ کا دوغلاپن آشکار ہوچکا ہے۔سوال یہ ہے کہ اس

جوش وخروش قوت وہمت کا راز کیا اسے کون نت نئے تیور وجلال بخشتا ہے جواب یہ ہے کہ یہ خمینیؒ بت شکن فرزند ابراہیم کی روح کا عکس ہے۔ انتظار وعاشور وثقلین کے فدائی کا سایۂ رحمت ہے۔ اور پھر ساری برکت امام مرحوم کی اسلام اور آثار اسلام سے عشق صادق کا نتیجہ ہے۔۹''

حوالے:

۱۔ اداریہ ماہنامہ'' ناصر'' دہلی، جلد ۸، شمارہ ۶، ص ۴

۲۔اداریہ ماہنامہ'' ناصر'' دہلی، جلد ۸، شمارہ ۶، ص ۲۵

۳۔ پیغام حج فصلنامہ'' راہ اسلام'' دہلی، شمارہ ۲۱۴، ص ۱۸، ۱۹

۴۔سخندان امام، جلد ۱۵، ص ۳۱۷

۵۔ ماہنامہ'' ناصر'' دہلی ج،لد ۸، شمارہ ۶، ص ۳۹

۶۔سخندان امام، جلد ۱۵، ص ۲۶۰

۷۔ پیغام حج، ۱۴۰۷ھ ہجری

۸۔اداریہ ماہنامہ'' ناصر'' دہلی، جلد ۸، شمارہ ۶، ص ۴

۹۔اداریہ ماہنامہ'' ناصر'' دہلی، جلد ۸، شمارہ ۶، ص ۱۴

☆